ختم نبوت

کورس

موضوع

عقیدہ ختم نبوت

سبق نمبر 5

عنوان

مسئلہ ختم نبوت واجرائے نبوت

انوارِ ختم نبوت ٹرسٹ پاکستان

انٹرنیشنل ختم نبوۃ موومنٹ پاکستان

سبق نمبر 5 کا خلاصہ:

(1) اس سبق میں یہ بتایا گیا ہے کہ مرزائیوں سے عقیدۂ ختم نبوت پر گفتگو کرنے سے پہلے موضوع کی وضاحت ضروری ہے کہ اصل مسئلہ مختلف فیہ کیا ہے۔ اوراس سے پہلے ایک تمہید طریقہ گفتگو پر باندھی گئی ہے۔

(2) مرزائیوں کے نزدیک نبوت کی کتنی اقسام ہیں، کون سی جاری اورکون سی بند ہیں۔

(3) اور پھر اجرائے نبوت پر مرزائی حضرات کون سے دلائل میں تحریف کر کے مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کو ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔

مسئلہ ختم نبوت و اجرائے نبوت

تمہید:

پہلے تو یہ سمجھ لیں کے بات اگر اصول سے کی جائے تو نتیجہ خیز ہوتی ہے وگرنہ بے معنی و بے فائدہ ہوتی ہے۔

عام دنیاوی عدالت کا بھی قانون ہے اور شریعت کا بھی کہ جب کوئی مسئلہ پیش ہوتا ہے تو اس میں دو فریق ہوتے ہیں۔ ایک کو مدعی یعنی دعویٰ دائر کرنے والا کہا جاتا ہے اور دوسرے کو مدعا علیہ یعنی جس پر دعویٰ کیا گیا۔

اسی طرح مناظرہ و بحث میں بھی دو فرق ہوتے ہیں ایک کو مدعی اور دوسرے کو سائل کہا جاتا ہے، مدعی کے ذمہ اپنے دعویٰ کو دلیل سے ثابت کرنا ہوتا ہے اور سائل کے ذمہ تین کام ہوتے ہیں۔

(1) اصول مناظرہ میں پہلے کو منع کہتے ہیں یعنی وہ یہ کہہ دے کہ جو آپ نے دلیل دی وہ سرے سے دلیل ہی نہیں یا یہ سمجھ لیں کہ یہ سرے سے قرآن وحدیث ہی نہیں، اسے انکار کہتے ہیں اب مدعی کے ذمہ ہوتا ہے کہ دلیل کے ذریعے سے ثابت کردے کہ یہ قرآن ہے یا یہ حدیث ہے۔

(2) اگر مدعی دلیل کے ذریعہ سے سائل کے اس انکار سے نکل جائے تو سائل کے ذمہ اس

دلیل پر نقض وارد کرنا ہوتا ہے یعنی وہ یہ کہے کہ جو تشریعی و تفسیر آپ نے اس آیت یا حدیث کی کی ہے وہ ٹھیک نہیں ہے آپ کی تشریح غلط ہے، اگر اس سے بھی دلیل کے ذریعہ مدعی نکل جائے تو

(3) سائل کے ذمہ معارضہ پیش کرنا ہوتا ہے کہ وہ اس دلیل کے مقابل دلیل لے آئے یعنی قرآن کی آیت کے مقابل آیت یا حدیث کے مقابل حدیث اور اس سے مدعی کے دعویٰ کو توڑ دے یہی بات گفتگو میں ملحوظ رکھیں۔

دوسری بات:

دوسری بات کہ ایک ہوتا ہے مسئلہ بتانا اور ایک ہوتا ہے مسئلہ بنانا۔

مسئلہ بتانا یہ ہوتا ہے کہ جو چودہ سو سال سے اس آیت سے امت خواہ عربی و عجمی یہ معنی سمجھتی چلی آرہی ہے جو میں نے پیش کیا یا اس حدیث کا مطلب امت کے علماء نے چودہ سو سال سے یہی کیا ہے۔

اور ایک ہوتا ہے مسئلہ بنانا، کہ کوئی بھی فرد کسی آیت یا حدیث کا معنٰی و مفہوم اپنی خواہش کے مطابق علمائے اُمت سے ہٹ کر کرے۔

مثال:

مثلاً کہ آپ نے باجماعت نماز ادا کی۔ اس کے بعد ایک بندہ شور مچا دے کہ باجماعت نماز پڑھنا قرآن کے خلاف ہے قرآن سے ثابت ہی نہیں اگر ثابت ہے تو دلیل دو۔ اب آپ نے دلیل پیش کی کہ اللہ نے حکم دیا ہے وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ یعنی رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ...... لہٰذا جماعت ثابت ہوگئی وہ شخص کہے کہ جناب جماعت کا لفظ اور نماز کا لفظ دیکھاؤ، آپ کہتے ہیں رکوع کا تعلق نماز سے ہی ہے نہ کہ روزے سے، نہ حج سے، نہ زکوٰۃ سے۔ لامحالہ نماز میں ہی کیا جاتا ہے نا...... پھر آپ نے اس انکاری شخص سے پوچھا' کہ تمہارے پاس کیا دلیل ہے جو تم منع کہہ رہے ہو تو اس نے جواب دیا کہ قرآن میں ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى بے شک نماز تنہا ہی پڑھو اور کہنے لگا جی دیکھو یہاں نماز کا لفظ ہے صلاۃ کے معنٰی میں...... اب آپ احادیث کی کتب لے آئے جس میں باجماعت نماز کا ذکر اور اس کی فضیلتیں ہیں اور تارک

جماعت کی وعیدیں ہیں، منکرِ جماعت جواب دیتا ہے کہ جی یہ سب کیوں لائے ہو یہ تو قرآن کے خلاف ہیں، قرآن لاؤ قرآن......اب آپ نے سوچا کہ اس نے تو ترجمہ ہی غلط کر دیا ہے لہٰذا احادیث دکھانے کی ضرورت نہیں ہے، آپ شاہ رفیع الدین وغیرہ کا ترجمہ والا قرآن لا کر ترجمہ دکھانے لگے تو اس شخص کو پتہ تھا میں نے مسئلہ بنایا ہے، اب حقیقت کھل جائے گی، میری غلطی پکڑی جائے گی تو شور مچانے لگ پڑا کہ میں نے کتاب اللہ سے آیت پیش کی ہے اور تم فلاں کا ترجمہ پیش کر رہے ہو بند کرو اس کو بند کرو۔

بعینہ یہی حقیقت مرزا غلام احمد قادیانی کی ہے کہ اس نے بعض آیات کے ترجمے و معانی غلط کر دیے اور ایسا ہی ڈھونگ رچانا شروع کر دیا تو مسلمان مسئلہ بتاتے ہیں مرزائی مسئلہ بناتے ہیں۔ مسلمان ختم نبوت، حیات عیسیٰ کا مسئلہ بتاتے ہیں اور مرزائی اسے بناتے ہیں پھر لغتیں اٹھا کر بیٹھ جاتے ہیں یہ نہیں سوچتے کہ چودہ سو سال سے مفسرین محدثین اس کی کیا تشریح کرتے آ رہے ہیں......اب آتے ہیں ہم موضوع کی طرف:

تنقیح موضوع

جب کوئی مرزائی اجرائے نبوت کے موضوع پر گفتگو کرے، بحث شروع کرنے سے قبل یہ ضروری ہے کہ پہلے موضوع اور دعویٰ کو منقح کر لیں جب تک دعویٰ واضح نہ ہو جائے کسی قسم کی بحث کرنا بالکل بے سود ہے۔

واضح ہو کہ مرزائی مطلق اجرائے نبوت کے قائل نہیں بلکہ حضور ﷺ کے بعد ایک خاص قسم کی نبوت کے جاری ہونے کے قائل ہیں لہٰذا ضروری ہے کہ پہلے اس خاص قسم کو واضح کیا جائے جو ان کے نزدیک جاری ہے پھر اس خاص دعویٰ کے مطابق اس قسم کی خاص دلیل کا مطالبہ کیا جائے کیونکہ دعویٰ اور دلیل میں مطابقت ضروری ہے ورنہ یہ کھلی بد دیانتی ہے کہ دعویٰ خاص ہو اور دلیل اس کے لیے عام پیش کی جائے ہم بلا خوف تردد دعویٰ کرتے ہیں کہ قادیانی اپنے خاص دعویٰ کے مطابق قرآن و حدیث سے ایک بھی صحیح دلیل پیش نہیں کر سکتے۔

قادیانیوں کے نزدیک نبوت کی اقسام

حوالہ نمبر 1:

’’میں نبیوں کی تین اقسام مانتا ہوں۔ ایک جو شریعت لانے والے ہیں، دوسرے جو شریعت تو نہیں لاتے لیکن ان کو بلا واسطہ نبوت ملتی ہے اور کام وہ پہلی امت کا ہی کرتے ہیں، جیسے حضرت سلیمان، زکریا، یحییٰ علیہم السلام اور ایک وہ جو نہ شریعت لاتے ہیں اور نہ ان کو بلا واسطہ نبوت ملتی ہے لیکن وہ پہلے نبی کی اتباع سے نبی ہوتے ہیں اور سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی نبی اس شان کا نہیں گزرا کہ اس کی اتباع میں ہی انسان نبی بن جائے۔‘‘

(القول الفصل: صفحہ 14 در انوار العلوم: جلد دوم، صفحہ 276-277)

حوالہ نمبر 2:

اس جگہ یہ یاد رہے کہ آج تک نبوت تین قسم پر ظاہر ہو چکی ہے اوّل تشریعی نبوت ایسی نبوت کو مسیح موعود نے حقیقی نبوت سے پکارا ہے۔ دوئم وہ نبوت جس کے لیے تشریعی یعنی حقیقی ہونا ضروری نہیں ایسی نبوت حضرت مسیح موعود کی اصطلاح میں مستقل نبوت ہے۔ تیسری قسم نبوت کی ظلی نبوت ہے مگر آپ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی آمد سے مستقل اور حقیقی نبوتوں کا دروازہ بند ہو گیا اور ظلی نبوت کا دروازہ کھولا گیا۔‘‘

(کلمۃ الفصل: صفحہ 112,113 در بارہ مسئلہ کفر و اسلام از مرزا بشیر احمد ایم اے)

حوالہ نمبر 3:

انبیاء علیہم السلام دو قسم کے ہوتے ہیں: (1) تشریعی (2) غیر تشریعی۔ پھر غیر تشریعی بھی دو قسم کے ہوتے ہیں: (1) براہ راست نبوت پانے والے (2) نبی تشریعی کی اتباع سے نبوت حاصل کرنے والے...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشتر صرف پہلی دو قسم کے نبی آتے تھے۔‘‘

(مباحثہ راولپنڈی: صفحہ 175)

تبصرہ:

مذکورہ بالا حوالہ جات سے قادیانیوں کا دعویٰ واضح ہو گیا کہ ان کے نزدیک نبوت کی تین قسمیں ہیں جن میں دو بند ہیں۔ ایک خاص قسم (ظلی بروزی) جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع

سے حاصل ہوتی ہے وہ جاری ہے۔لہٰذا اب خاص دعویٰ کے مطابق ان سے خاص دلیل کا مطالبہ ہونا چاہیے۔قادیانیوں سے مطالبہ کرنا چاہیے کہ ہمیں قرآن وحدیث کی وہ دلیل پیش کرو جس میں۔

(1) ظلی بروزی نبوت کا ذکر ہو۔

(2) وہ نبوت حضور ﷺ کے بعد جاری ہوئی ہو۔

(3) وہ نبوت کسبی ہو وہبی نہ ہو۔

(4) وہ نبوت مرزا قادیانی کے علاوہ کسی کو نہ مل سکتی ہو۔

ہم بلا خوف تردد یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ان تنقیحات اربعہ کے مطابق وہ اپنے دعویٰ پر ایک دلیل بھی پیش نہیں کر سکتے۔

نبی اور رسول میں فرق

مرزا بشیر احمد ایم اے نے اپنی کتاب (ختم نبوت کی حقیقت) میں لکھا ہے اللہ تعالیٰ نے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی بھیجے جن میں سے 313 رسول تھے......رسول سے مراد صاحب شریعت نبی ہوتے ہیں اور نبی سے مراد وہ لوگ ہوتے ہیں جو صاحب شریعت نہ ہوں۔

ایک ضروری تنبیہ:

قادیانیوں کی سب سے بڑی عیاری یہ ہے کہ دعویٰ تو اس خاص قسم کی نبوت کا ہے لیکن وہ عام موضوع اجرائے نبوت رکھ کر بحث شروع کر دیتے ہیں اور ایسے عام دلائل پیش کرتے ہیں جو ان کے خاص دعویٰ کے مطابق نہیں ہوتے بلکہ وہ دلائل ان کے اپنے مسلمات کے خلاف ہوتے ہیں۔

نوٹ:

اکثر اوقات مرزائی امکان نبوت کی بحث چھیڑ دیتے ہیں یہاں امکان کی بحث نہیں ہے اگر وہ امکانی بحث چھیڑیں تو تریاق القلوب کی درج ذیل عبارت پیش کریں:

مثلاً ایک شخص جو قوم کا چوہڑا یعنی بھنگی ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمانوں کی تیس

چالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے کہ دو وقت ان کے گھروں کی گندی نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور ان کے پاخانوں کی نجاست اٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چوری میں بھی پکڑا گیا اور چند دفعہ زنا میں گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے اور چند سال جیل خانہ میں قید ہو چکا ہے اور چند دفعہ ایسے برے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اسے جوتے بھی مارے ہیں اور اس کی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ سے ایسے ہی نجس کام میں مشغول رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گوہ (پاخانہ) اٹھاتے ہیں اب خدا کی قدرت پر خیال کر کے ممکن تو ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل اس پر ہو کہ وہ رسول اور نبی بھی بن جائے اور اسی گاؤں کے شریف لوگوں کی طرف دعوت پیغام لے کر آوے اور کہے کہ جو شخص تم میں سے میری اطاعت نہیں کرے گا خدا اسے جہنم میں ڈالے گا لیکن باوجود اس امکان کے جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے کبھی خدا نے ایسا نہی کیا۔

(تریاق القلوب: صفحہ 67، روحانی خزائن: جلد 15، صفحہ 279/280)

جب یہ عبارت پڑھیں تو ساری پڑھ دیں کیونکہ عموماً تھوڑی سی عبارت پڑھنے کے بعد مرزائی کہتے ہیں کہ آگے پڑھو اور مجمع پر برا اثر ڈالتے ہیں۔ یہاں پر یہ واقعہ بھی ملحوظ خاطر رہے جب حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ زمانۂ جاہلیت میں تجارتی سفر پر روم گئے تھے اور قیصر روم نے انہیں اپنے دربار میں بلا کر سوال پوچھے تھے جن میں سے ایک سوال حضور ﷺ کے خاندان کے بارے میں بھی تھا جس کا انہوں نے جواب دیا تھا کہ وہ ایک بلند مرتبہ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور قیصر روم کا اس پر تبصرہ یہ تھا کہ انبیاء عالی نسب قوموں سے ہی مبعوث کیے جاتے ہیں۔

(دیکھو صحیح البخاری: جلد 1، صفحہ 4 کتاب الایمان باب کیف کان بدء الوحی حدیث نمبر 7)

اجرائے نبوت پر مرزائیوں کے دلائل

آیت نمبر 1:

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاۡتِیَنَّکُمۡ رُسُلٌ مِّنۡکُمۡ یَقُصُّوۡنَ عَلَیۡکُمۡ اٰیٰتِیۡ۔۔۔ الخ" (الاعراف: 35)

اے اولادِ آدم! اگر تمہارے پاس تم ہی میں سے کچھ پیغمبر آئیں جو تمہیں میری آیتیں پڑھ کر سنائیں۔۔۔الخ۔

جواب نمبر 1:

آپ کی دلیل دعوے کے مطابق نہیں کیونکہ رسول کا لفظ عام ہے۔ مرزا صاحب خود تسلیم کرتے ہیں کہ: ''رسول کا لفظ عام ہے جس میں رسول اور نبی اور محدث داخل ہیں۔''
(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن: جلد 5، صفحہ 322)

جواب نمبر 2:

اگر یہ اجرائے نبوت کی دلیل ہے تو اس میں تینوں قسمیں جاری ثابت ہو جائیں گی حالانکہ تم خود دو قسمیں بند مان چکے ہو، لہٰذا یہ آیت تمہارے بھی اسی طرح خلاف ہے جس طرح ہمارے خلاف ہے۔ **مَاهُوَا جَوَابُكُم فهُوَ جَوَابُنَا۔**

جواب نمبر 3:

اگر یہ اجرائے نبوت کی دلیل ہے تو اس سے ثابت ہوگا کہ عیسائی، ہندو، سکھ حتیٰ کہ کوئی بھی مذہب/فرقہ یا قوم کا نبی ہوسکتا ہے کیونکہ بنی آدم میں سب شامل ہیں۔

جواب نمبر 4:

اگر یہ آیت اجرائے نبوت کی دلیل مان بھی لی جائے تو مرزا صاحب پھر بھی نبی نہیں بن سکتے کیونکہ بقول (مرزا) وہ آدم کی اولاد ہی نہیں مرزا صاحب فرماتے ہیں:

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ: حصہ پنجم، صفحہ 97۔ روحانی خزائن: جلد 21، صفحہ 127)

اگر وہ بنی آدم میں سے تھا جیسا کہ ظاہر ہے تو پھر اس نے یہ جھوٹ بولا۔ جھوٹا اور کذاب نبی نہیں ہوسکتا۔ رہی کسر نفسی والی تاویل تو وہ بھی نہیں ہوسکتی کیونکہ ایسی کسر نفسی کسی عقل مند انسان نے آج تک نہیں کی، باقی اس کی کسر نفسی کی حقیقت اس کے دیگر دعاوی اور تعلیمات سے واضح ہے۔ سنئے مرزا صاحب کی تعلیمات:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو　　اس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجربہ کی رُو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں۔

(دافع البلاء: صفحہ 20۔ روحانی خزائن: جلد 18، صفحہ 240)

فاتح قادیان مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

(1) ابن ملجم کے ذکر کو چھوڑو — اس سے بدتر غلام احمد ہے

مرزا قادیانی مزید لکھتا ہے:

(2) روضۂ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تلک — میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن: جلد 21، صفحہ 144)

(3) کربلائے است سیر ہر آنم — صد حسین است در گریبانم

(4) آدم نیز احمدِ مختار — در برم جامہ ہمہ ابرار

(5) آنچہ داد است ہر نبی را جام — داد آں جام را مرا بتمام

(نزول المسیح: صفحہ 99۔ روحانی خزائن: جلد 18، صفحہ 477)

(6) انبیاء گرچہ بودہ اند بسے — من بعرفان نہ کمترم ز کسے

(نزول المسیح: صفحہ 99۔ روحانی خزائن: جلد 18، صفحہ 477)

جواب نمبر 5:

یہ اجرائے نبوت کی دلیل ہے تو مرزا صاحب کو پیش کرنی چاہیے تھی، حالاں کہ مرزا قادیانی نے کسی کتاب میں بھی اس آیت کو پیش نہیں کیا۔ کوئی مرزائی اگر مرزا کی کتاب سے یہ دلیل ثابت کر دے تو منہ مانگا انعام حاصل کرے۔

جواب نمبر 6:

اصل تحقیقی جواب یہ کہ عبارت کا سیاق وسباق دیکھنے سے یہ بات روز روشن سے زیادہ واضح ہو جاتی ہے کہ یہاں پر حکایت ماضی (گزرے ہوئے زمانے کے واقعہ کا بیانہے) کی ہے۔ چنانچہ یہاں سے دو رکوع قبل حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام کی پیدائش کا ذکر ہے۔ تمام واقعہ بڑی تفصیل سے اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے اور اس ضمن میں یہ ارشاد ہوا ہے کہ

جب ہم نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتار دیا تو ان کو یہ خطاب کیا گیا۔ اس سورۃ میں چار جگہوں پر بنی آدم سے خطاب کیا گیا ہے۔

(1) يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا۔۔۔الخ (الاعراف 26)

ترجمہ: اے آدم کے بیٹو اور بیٹیو! ہم نے تمہارے لئے لباس نازل کیا ہے۔۔۔۔الخ۔

(2) يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ۔۔۔الخ (الاعراف 27)

ترجمہ: اے آدم کے بیٹو اور بیٹیو! شیطان کو ایسا موقع ہرگز ہرگز نہ دینا کہ وہ تمہیں فتنہ میں ڈال دے۔۔۔۔الخ۔

(3) يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ۔۔۔۔الخ (الاعراف 31)

ترجمہ: اے آدم کے بیٹو اور بیٹیو! جب کبھی مسجد میں آؤ تو اپنی خوش نمائی کا سامان (یعنی لباس جسم پر) لے کر آؤ۔

(4) يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ۔۔۔الخ (الاعراف 35)

ترجمہ: اے آدم کے بیٹو اور بیٹیو! اگر تمہارے پاس تم ہی میں سے کچھ پیغمبر آئیں۔۔۔الخ۔

ان چار جگہوں پر اولاد آدم کو خطاب کیا گیا ہے اور یہ حضور ﷺ کے سامنے ماضی کی حکایت کی گئی ہے حضور ﷺ یا آپ ﷺ کی امت کو خطاب نہیں ہوا۔ کیونکہ آپ کی امت کو پورے قرآن میں دو طرح سے خطاب کیا گیا ہے امت اجابت کو "يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ" اور امت دعوت کو "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا" سے خطاب کیا جاتا ہے۔ "یا بنی ادم" سے اس امت کو خطاب نہیں کیا گیا۔ ہاں اگر پہلے حکم میں یہ امت بھی شامل ہو جائے تو یہ علیحدہ بات ہے۔ چنانچہ اس کے بعد اس وعدہ کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے رسول بھیجے ہیں ان میں سے بعض کا تذکرہ تفصیلاً بیان کیا جیسے "وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا" وغیرہ اس سلسلہ کو بیان کرتے کرتے آگے چل کر فرمایا "ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى" پھر دور تک موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ چلا گیا، حتی کہ نبی کریم ﷺ تک سلسلۂ نبوت کو پہنچا دیا اور پھر نبی کریم ﷺ کا تذکرہ یوں فرمایا:

قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔ (الاعراف:158)

ترجمہ: (اے رسول! اِن سے) کہو کہ ''اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔''

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو نازل کرنے کے بعد رسولوں کے بھیجنے کا وعدہ فرمایا تھا اور پھر اس کے بعد اپنے وعدے کے مطابق جن رسولوں کو بھیجا ان کی ایک مختصر تاریخ بیان کی حتیٰ کہ اس رسالت کو حضور ﷺ تک پہنچا کر آپ ﷺ پر نبوت و رسالت کے سلسلہ کو مکمل فرما دیا، اب کسی نئے نبی یا شریعت کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

جواب نمبر 7:

اگر اس آیت سے نبوت جاری ثابت ہوتی ہے تو اس قسم کی یہ آیت بھی موجود ہے:

فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ ھُدًی فَمَنْ تَبِعَ ھُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

(البقرہ:38)

ترجمہ: پھر اگر آوے تمہارے پاس میری طرف سے کسی قسم کی ہدایت، سو جو شخص پیروی کرے گا میری اس ہدایت کی تو نہ کچھ اندیشہ ہوگا ان پر، اور نہ ایسے لوگ غمگین ہوں گے۔

اس آیت میں بھی وہی ''یَاْتِیَنَّکُمْ'' ہے اور اس کا سیاق وسباق بھی وہی ہے اگر اس آیت سے ورسالت جاری ہے تو اِس آیت سے شریعت جاری ہے حالانکہ وہ تمہارے نزدیک بھی بند ہے۔

مرزائی اعتراض:

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اس آیت سے شریعت کا جاری ہونا ثابت ہوتا ہے لیکن اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ۔۔ الخ۔ اس آیت سے ثابت ہوگیا کہ دین اور شریعت مکمل ہو چکی ہے لہٰذا اب کسی قسم کی نئی شریعت کی ضرورت نہیں رہی۔

جواب: جیسے اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ شریعت مکمل ہوگئی مزید شریعت کی ضرورت نہیں رہی۔ اسی طرح آیت ''خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ'' سے یہ ثابت ہوگیا کہ سلسلہ نبوت ورسالت بھی ختم ہوگیا۔

اس کا ایک جواب یہ بھی ہے کہ ''کُم''ضمیر کا مخاطب کون ہے؟ امتِ مسلمہ یا قادیانی گروہ؟؟؟؟۔۔۔۔فَافْهَمْ۔

آیت نمبر 2:

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ۔ (الحج: 75)

یعنی بے شک اللہ تعالیٰ فرشتوں اور آدمیوں میں سے پیغام پہنچانے والوں کو چن لیتا ہے۔

طرزِ استدلال:

اس آیت سے واضح طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ نبوت و رسالت کا سلسلہ جاری ہے۔ ''يَصْطَفِيْ'' مضارع کا صیغہ ہے جو حال و استقبال دونوں پر دلالت کرتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں اور لوگوں سے رسول چنتا رہے گا لہٰذا ہمارا مدعا ثابت ہوا۔

جواب نمبر 1:

یہ دلیل بھی دعویٰ کے مطابق نہیں، دلیل اور دعویٰ میں مطابقت ثابت کیجئے کیونکہ تمہارا دعویٰ خاص ہے اور دلیل عام ہے جب کہ رسول کا لفظ مرزا صاحب کے نزدیک عام ہے۔

(دیکھئے آئینہ کمالات اسلام: صفحہ 322۔ روحانی خزائن: جلد 5، صفحہ 322۔
ایام الصلح۔ روحانی خزائن: جلد 14، صفحہ 419)

اور مرزا صاحب خود تسلیم کرتے ہیں، ''ایک عام لفظ کسی خاص معنی میں محدود کرنا صریح شرارت ہے۔

(نور القرآن نمبر 2: صفحہ 69۔ روحانی خزائن: جلد 9، صفحہ 444)

جواب نمبر 2:

یہاں پر اللہ تعالیٰ نے ''يَصْطَفِيْ'' فرمایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چنے گا حالانکہ تم جس نبوت کے اجراء کے قائل ہو وہ اللہ تعالیٰ کے چننے سے نہیں بلکہ اطاعت (کسب) سے حاصل ہوتی ہے۔

جواب نمبر 3:

آپ کا دعویٰ حضور ﷺ کے بعد نبوت جاری ہونے کا ہے، اس آیت میں حضور ﷺ کے بعد کا کوئی ذکر نہیں بلکہ مطلق ہے۔ لہٰذا اس اعتبار سے دعویٰ آپ کی دلیل کے مطابق نہیں رہا۔

مشق سبق نمبر 5

(1) تنقیح موضوع کیوں ضروری ہے؟

(2) مرزائیوں کے نزدیک نبوت کی کون کونسی اقسام اور کتنی ہیں؟ کون سی جاری، کون سی بند ہے؟

(3) آیا مرزائیوں کا دعویٰ اجرائے نبوت خاص ہے یا عام؟ تو اس دعوے کے مطابق دلیل کون سی وہ دیں تو تب دلیل کہلانے کے قابل ہوگی؟

(4) اگر وہ امکان نبوت پر بحث کرنے لگیں تو کس طرح ان کو اصل موضوع کی طرف لایا جائے؟

(5) **یٰبنی اٰدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم اٰیٰتی**، اس آیت سے مرزائی کیا استدلال کرتے ہیں اور ساتھ ہی مختصر جواب ذکر کریں۔